السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمانوں کی اکثریت نمازاورغیر نماز تمام اوقات میں محض ٹوپی بغیر عمامہ کے استعمال کرتی ہے کیا آنحضرت ﷺ نے یا صحابہ کرام نے کبھی یا ہمیشہ ٹوپی بغیر پگڑی کے استعمال کی ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نماز میں اور نماز سے باہر ہمیشہ یا کبھی صرف ٹوپي استعمال کرنی بلاشبہ جائز اور مباح ہے ۔ پگڑی باندھنے نہ فرض ہے ، نہ واجب نہ سنت موکدہ ۔ اور حدیث ''إن فرق ماينا وبين المشركين العمائم على القلانس ،، ترمذی (کتاب اللباس باباالعمائم على القلنسوة (4/2481784) اورداوٴد (کتاب اللباس باب فی العمائم (4078) (4/241 ضعیف ثابت ہوتی ۔ آنحضرت ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی استعمال فرمایا کرتے تھے ۔

امام ابن القیم ''زادالمعاد،، (1 135) میں فرماتے ہیں : ''وكان يلبسها (اى العمامة) ويلبس تحتها القلنسة، وكان يلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة، انتهى اور جامع ترمذی (4/177) میں ہے ''عَنْ أَبِي يَزِيدَ الخَوْلَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُولُ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ : رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الإِيمَانِ، لَقِيَ العَدُوَّ، فَصَدَقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ، فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، قَالَ : فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،، الحديث اور ''جامع صغیر ،، للسیوطی (ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ 2 233) میں ہے : ''كان صلى الله عليه يلبس القلانس تحت العمائم ، وبغير العمائم ويلبس العمائم بغير القلانس ، وكان يلبس القلانس اليمانية ،، الحديث (الرویانی وابن عساکر عن ابن عباس) اور صحیح بخاری شریف (کتاب العمل فی الصلاۃ باب استعانۃ الیدفی الصلاۃ 2 58) میں ہے : ''وضع ابواسحق قلنسوته فى الصلوة ورفعها ،، اس اثر سے معلوم ہواکہ ابواسحق سبیعی جوکبار تابعین سے ہیں اورامام ابوحنیفہ کے استاد ہیں اورتیس صحابیوں سے حدیث روایت کی ہے نماز بھی صرف ٹوپی کے ساتھ ادا فرماتے تھے ۔

(محدث دہلی ج :10ش :3جمادی الآخر1361ھ جولائی1942ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر318

محدث فتویٰ